جلد ۳۴ | ۱۴ ماہ امان ۱۳۲۵ ھ ش | ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا جاری رکھیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

مولوی محمد یار صاحب عارف اور گیانی واحد حسین صاحب شاہدرہ ضلع لاہور سے واپس آ گئے ہیں۔

مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری سلسلہ کے ایک کام کے لئے سندھ تشریف لے گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"

"سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

(الوصیت)

"خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے۔ کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" (الوصیت)

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۴ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش

مبارک اور تاریخی دن

۱۴- مارچ

آج ۱۴ مارچ کا دن ہے - وہ دن جسے اسلام کی بعثت اولیٰ اور بعثت ثانیہ میں خاص اہمیت حاصل ہے - تیرہ سو تیئس سال گذرے ٹھیک آج کے دن بدر کے میدان میں حق اور باطل کے درمیان ایک فیصلہ کن لڑائی ہوئی - ایک طرف شیطان اپنے لاؤ لشکر اور پورے ساز و سامان کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہوا تا حق کو ہمیشہ کے لئے دنیا سے مٹا دے - دوسری طرف خدا تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا تھا - کہ ان یحق الحق بکلمٰتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون - نتیجہ یہ ہوا کہ حق غالب آیا اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کر دیا گیا اور اس لڑائی میں کفر کی جڑیں کاٹ کر رکھ دی گئیں - اور اس طرح اسلام کی بعثت اولیٰ میں ۱۴ مارچ (۶۲۳ء) کا دن حق اور باطل کے درمیان "یوم الفرقان" ثابت ہوا -

پھر جب اسلام کی بعثت ثانیہ شروع ہوئی تو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا .... تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو - اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے - اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ...... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا - ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور تیری ہی نسل سے ہوگا"

حضور علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی - جس کے اٹھائیس سال بعد اس پیشگوئی کا ظہور اس رنگ میں ہوا کہ ۱۴ - مارچ ۱۹۱۴ء کو حضور کے فرزند دلبند حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز حضورؑ کے دوسرے خلیفہ - اور جانشین مقرر ہوئے - اور اس طرح ۱۴ - مارچ کا دن اسلام کی بعثت ثانیہ میں حق کے اپنی تمام برکتوں کے ساتھ ظاہر ہونے - اور باطل کے اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جانے کا دن ثابت ہوا - کتنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے تھے جو اس دن چھوٹے کئے گئے - اور جس کو وہ چھوٹا سمجھتے تھے خدا تعالیٰ نے اس کا رتبہ بلند کیا - بعض بڑا بول بولنے والوں نے یہانتک کہدیا تھا - کہ ہم یہاں سے جاتے ہیں - ہمارے جانے کے بعد یہاں کے تعلیمی اداروں پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا - مگر گذشتہ بتیس ۳۲ سال گواہ ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اولوالعزم فرزند کے لئے جو دعا کی تھی - کہ ع

دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا

اس کے مطابق ۱۴ - مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد چڑھنے والا ہر دن احمدیت کی نئی ترقی کا پیغام لیکر آیا - المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود جلد جلد بڑھا - اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا - اس کے ذریعہ جماعت کی طاقت اور جماعت کی تنظیم مضبوط ہو گئی - جماعت کے تعلیمی اور تبلیغی ادارے پہلے سے بہت وسیع ہو گئے - اسلام کی دعوت اس کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچی - اور خدا کا نام بلند ہوا - پس ۱۴ مارچ اسلام کی تاریخ میں ایک مبارک دن ہے - کیونکہ اس دن خدا تعالیٰ نے دو زبردست نشان ظاہر فرمائے - ایک نشان اسلام کی بعثت اولیٰ میں - اور ایک نشان اسلام کی بعثت ثانیہ میں - اور یہ دونو نشان اسلام کی ترقیات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوئے - پس جہاں یہ دن ہمارے لئے خوشی سے اچھلنے اور کودنے کا دن ہے وہاں ہر سال یہ دن ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کے لئے غور و فکر کا پیغام لیکر آتا ہے کہ:-

"اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو - اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے - جو ہم نے اپنے بندے پر کیا - تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو - اگر تم سچے ہو - اور اگر تم پیش نہ کر سکو - اور یاد رکھو - کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو - کہ جو نافرمانوں - اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مجلس انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ جو "یوم الخلافۃ" یعنی ۱۴ مارچ ۴۶ء کو مسجد دار البرکات غربی میں منعقد ہو رہا ہے - اس کا وقت ٹھیک ۸½ بجے شب بعد نماز عشا ہے - مسجد دار البرکات میں عشاء کی نماز سوا آٹھ (8¼) بجے گھڑی ہو جائیگی انشاء اللہ - لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگا - مستورات کے لئے باپردہ جگہ موجود ہے -

پروگرام جلسہ حسب ذیل ہوگا

مقرر	موضوع	وقت
تلاوت قرآن کریم و نظم		۱۰ منٹ
۱- تقریر	خلافت کی ضرورت اور اس کے ثمرات	۲۰ "
۲- " حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب	خلافت ثانیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ارشادات	۲۰ "
۳- " جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول	برکات خلافت ثانیہ	۲۰ "
۴- " جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ	پیغامیت کی بنیاد کیا ہے	۲۰ "
۵- " جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم - اے - ناظر تعلیم و تربیت	خلافت ثانیہ کی علمی خدمات	۲۰ "
۶- " جناب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال	خلافت ثانیہ کی تبلیغی خدمات	۲۰ "

خاکسار ابو العطاء جالندھری نائب قائد تبلیغ مرکزیہ قادیان

نصرت گرلز ہائی سکول کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ چونکہ ہمارا سکول سرکاری طور پر بہ درجہ ہائی منظور ہو چکا ہے - اور سرکاری طور پر اسکو مالی امداد بھی مل گئی ہے - اور اس کا یونیورسٹی سے بھی الحاق ہو چکا ہے - اس لئے اب تمام قسم کے سرکاری وظائف یہاں مل سکتے ہیں - چونکہ غیر منظور شدہ ہونے کی صورت میں سرکاری وظیفہ حاصل کرنے کے رستہ میں سے یہ روک اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو چکی ہے - اس لئے اس قسم کی طالبات یہاں باقاعدہ تعلیم حاصل کر سکتی ہے - اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت سے بھی مستفید ہو سکتی ہیں - نیز بورڈنگ ہوس کھولنے کے لئے بھی قطعات زمین حاصل کر لئے گئے ہیں - اس لئے عنقریب تعمیر بورڈنگ کا کام بھی شروع ہو جائیگا - اور اغلب ہے - کہ اس سال کے اندر بورڈنگ ہوس کا بھی افتتاح کیا جا سکے - یہ چند سطور طالبات کے والدین کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہیں

(خاکسار محمد دین منیجر)

حقائق القرآن ۔ فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قیام کا اصل مقصد

جماعت میں مشقت طلب کاموں کی عادت پیدا کرنا

سورہ انشقاق کی آیت یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملاقیہ۔ کے لغوی معنے بیان فرمانے کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کی جو لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے وہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

فرماتا ہے۔ اے انسان تو پوری جدوجہد کریگا۔ پوری محنت کرے گا اپنے رب کیطرف جانے کی فملاقیہ۔ اور آخر تو اس سے جا کر مل ہی جائیگا۔

یہاں یا ایھا الانسان میں تو عام قاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یا اس سے مراد صرف وقت کا امام ہے۔ یعنی یا تو اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اے انسان تیرے لئے اپنے رب سے ملنے کا رستہ کھلا ہے۔ شرط یہ ہے کہ تیری طرف سے کدح ہونا چاہئیے۔ ان معنوں کے لحاظ سے ہر انسان اس میں شامل ہے اور یا پھر ہر انسان براہ راست اس میں شامل نہیں۔ بلکہ کامل انسان کے تابع ہو کر شامل ہے۔ اور معنے یہ ہیں کہ اے کامل انسان تو اپنے رب کو پانے کے لئے بڑی قربانیاں کریگا۔ اور آخر ایک دن اس کو پا ہی لے گا اور جب کوئی کامل انسان اس کو پا لیتا ہے تو پھر سب کو حکم ہو جاتا ہے۔ کہ تم بھی اسی راستہ پر چلو۔ اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر لو۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے رستے کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس غرض کے لئے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ کہ اس کی ہڈیوں تک اثر پہونچ جاتا ہے یہی وہ نکتہ ہے۔ جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ لقاء الٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب انہیں ایمان نصیب ہوگیا۔ تو کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کی باتوں کا مزہ لے لینے اور نماز روزہ وغیرہ ادا کر لینے سے ہی ان کی روحانیت کامل ہو جائے گی۔ حالانکہ روحانیت کامل ہوتی ہے اس غم کی وجہ سے جو عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کے اثر سے انسان کی ہڈیاں تک گھل جاتی ہیں۔ جب تک انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کے متعلق یہ غبت پیدا نہ ہو۔ یہ غم پیدا نہ ہو۔ یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ملاقیہ کا مقام اسے میسر نہیں آسکتا۔ باقی نماز پڑھ لینا یا روزے رکھ کر یہ سمجھ لینا کہ میں نے بڑی مشقت برداشت کرلی ہے ایسی باتیں نہیں ہیں۔ جو کدح میں شامل ہوں۔ اس سے بہت زیادہ مشقت طلب کام لوگ کرتے ہیں۔ چوڑھوں کو دیکھ لو۔ وہ کتنی محنت کرتے ہیں۔ دھوبیوں کو دیکھ لو۔ وہ کس قدر مشقت کا کام کرتے ہیں۔ سقوں کو دیکھ لو وہ کس قدر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا۔ کہ اس کام سے ان کی ہڈیاں گھلنی شروع ہو جائیں۔ کام کا جتنا اثر ہوتا ہے صرف جسم پر ہوتا ہے۔ جو کچھ دیر کے بعد زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ تعالےٰ کادح کا لفظ استعمال فرماتا ہے اور کدح اس بات کو کہتے ہیں۔ کہ انسان ایسا عمل کرے۔ کہ یوں معلوم ہو۔ کہ اس کی صحت بگڑ جائے گی۔ اس کی ہڈیاں گھل جائیں گی اور اس کا جسم تباہ ہو جائیگا۔ جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے۔ تب اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اعلیٰ کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ محنت کریں اور مشقت طلب کاموں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔ جب تک انسان اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے نہیں بچاتا۔ اسے خدا نہیں مل سکتا۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ جماعت میں مشقت طلب کاموں کی عادت پیدا ہو۔ اور ہر فرد کسی نہ کسی کام میں مشغول رہے۔ پس یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملاقیہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک ہر انسان اپنے آپ کو کام کرتے کرتے فنا نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک قومی طور پر خدا نظر نہیں آسکتا۔ انفرادی طور پر بیشک کدح کے بعد انسان کو لقاء الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر قومی طور پر اسی وقت لقاء الٰہی کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ جب قوم کا ہر فرد اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے۔

دنیا میں لقاء الٰہی دو طرح حاصل ہوتا ہے ایک فردی طور پر اور ایک قومی طور پر۔ اگر قوم تباہ بھی ہو چکی ہو۔ تب بھی فردی طور پر انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل باوجود اس کے کہ مسلمان قومی طور پر تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ان میں بعض بزرگ پائے جاتے تھے۔ مثلاً حضرت عبداللہ غزنوی کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ وہ بزرگ انسان تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے حضرت سید احمد صاحب بریلوی یا حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید اور اسی طرح بعض اور بزرگ گزرے ہیں۔ مگر یہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے چند نفوس تھے۔ جو خدا تعالےٰ سے ملے۔ ان لوگوں کو خدا تعالےٰ نے یہ دکھانے کیلئے بھیجا تھا۔ کہ اسلام اب بھی اپنے اندر طاقت رکھتا ہے اور اب بھی وہ لوگوں کو زندہ کر سکتا ہے اور اب بھی وہ انہیں خدا تعالےٰ کے دربار تک پہنچا سکتا ہے مگر قومی طور پر ان کے وجود سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ پس حضرت سید احمد صاحب بریلوی کیا تھے۔ وہ درحقیقت حجت تھے سستوں پر وہ حجت تھے غافلوں پر۔ اور وہ یہ بتانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ کہ اسلام اب بھی اپنے اندر زندگی بخش اثرات رکھتا ہے۔ اسی طرح حضرت سید اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کیا تھے۔ وہ حجت تھے سستوں پر وہ حجت تھے غافلوں پر۔ اور وہ یہ بتانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ کہ اسلام اب بھی اپنے اندر زندگی بخش اثرات رکھتا ہے مگر بحیثیت قوم اسلام کو ان کے وجود سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچا۔ کیونکہ اسلام نام تھا چالیس کروڑ افراد کا۔ جن میں سے کوئی چین میں رہتے تھے۔ کوئی جاپان میں رہتے تھے۔ کوئی سماٹرا اور جاوا میں رہتے تھے۔ اور کوئی دوسرے ممالک میں رہتے تھے۔ اور یہ وہ ممالک ہیں۔ جہاں ان لوگوں کی کوئی آواز نہیں پہونچی۔ یوں ہماری جماعت بھی ابھی چھوٹی سی ہے مگر ہماری جماعت وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں پھیل رہی ہے۔ پس وہ لوگ صرف غافلوں پر حجت تھے۔ اور اس بات کی دلیل تھے۔ کہ خدا اب بھی لوگوں کو زندہ کرسکتا ہے۔ ورنہ ان کے زمانہ میں قومی طور پر مسلمانوں نے خدا تعالےٰ کے چہرہ کو نہیں دیکھا۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملاقیہ۔ اے جماعت مومنین کے ہر فرد تم میں سے ہر شخص کو اس راستہ میں اپنے آپ کو فنا کر دینا پڑے گا۔ تب تمہیں قومی طور پر خدا تعالےٰ کا چہرہ نظر آئیگا۔ اور اس کے لقاء کی نعمت تمہیں میسر آئے گی۔ اور یہی نعمت حقیقی نعمت ہوتی ہے۔ ورنہ انفرادی طور پر تو ہر زمانہ میں لوگ خدا تعالےٰ کو پاتے رہتے ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر خدا تعالےٰ کو پا لینے سے قوم کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ قومی طور پر اسی وقت خدا تعالےٰ کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور قوم کا ہر فرد خدا تعالےٰ کا چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ جب ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے قرب کے راستوں میں فنا کر دیتا ہے۔ اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا۔ جب تک اس نعمت عظیمہ کو حاصل نہیں کر لیتا۔

ملاقیہ کی ضمیر جزا کی طرف بھی جا سکتی ہے۔ مگر جو معنے اس وقت میں کر رہا ہوں۔ اس لحاظ سے خدا کا ملنا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔ گو جزا کی طرف بھی اس کی ضمیر جا سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشابہت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے۔ آپ کے صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے مثیل ہیں۔ اور آپ کے خلفا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفا کے مثیل ہیں۔ جو آپ سے محبت کرتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ جو آپ سے دشمنی رکھتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ جو آپ کے صحابہ اور آپ کے خلفا اور آپ کی اولاد سے محبت کرتا ہے۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے خلفا اور آپ کی اولاد سے محبت کرتا ہے۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفا کا دشمن ہے۔ وہ یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفا کا دشمن ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا خلیفہ حضرت مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ۔ ان دونوں خلفا کو آپس میں شدید مشابہت ہے۔ چند مشابہتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

۱۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ اول تھے۔

۲۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعوے نبوت سے قبل آپ کے دوست تھے۔

۳۔ دعوئ نبوت کے بعد اکابر میں سے سب سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ ایمان لائے۔

۴۔ سب صحابہ سے بڑھ کر آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنے مال سے مدد کی۔

۵۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ سے بے حد محبت تھی۔

۶۔ آپ کی بیٹی عائشہ صدیقہ رضؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں۔

۷۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیماری کے ایام میں آپ کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔

۸۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی تعریف کثرت سے فرمائی۔

۹۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو خود نامزد کیا۔

۱۰۔ آپ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں آپ کی معیت میں رہے۔ اسی طرح وفات کے بعد آپ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت مولانا نورالدین رضؓ

۱۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول تھے۔

۲۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے ماموریت سے قبل آپ کے دوست تھے۔

۳۔ دعوئ ماموریت کے بعد اکابر میں سے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔

۴۔ سب صحابہ سے بڑھ کر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مال سے مدد کی۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آپ سے بے حد محبت تھی۔

۶۔ آپ کی بیٹی امۃ الحی مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان میں نظیر المصلح الموعود کے عقد میں آئیں۔

۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔

۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کی تعریف اکثر کتابوں میں فرمائی۔

۹۔ اسی طرح حضرت مولوی نورالدین رضؓ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو مطلع کیا۔

۱۰۔ آپ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کی معیت میں رہے۔ اسی طرح وفات کے بعد آپ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

یہ صرف ذوقی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت ہیں۔ حضرت مولوی نورالدین رضؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی صدیق کہا ہے۔ صداقتیں ایک زنجیر کی کڑیوں کی طرح ہوتی ہیں۔ ہر صداقت اپنے ساتھ اور صداقتوں کا ایک لمبا سلسلہ رکھتی ہے۔ تا ثابت ہو کہ یہ باتیں محض ایک اتفاق نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ایک نہ ٹلنے والی اور اٹل تقدیر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سورۃ جمعہ میں فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو بعثتیں مقدر ہیں۔ یہ اس سلسلہ صداقت کی پہلی کڑی ہے۔ پھر سورۃ نور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے مومنوں کی جماعت میں تم میں سے ایسے ہی خلیفے منتخب کرونگا۔ جیسے خلیفے تم سے قبل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد منتخب کئے۔ یہ اس صداقت کی دوسری کڑی ہے۔ اب موجودہ زمانہ کو دیکھئے اس زمانہ کا مامور فرماتا ہے۔ کہ جس نے کہا میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے علیحدہ ہوں۔ اس نے مجھے نہیں پہچانا بلکہ وہ گمراہ ہو گیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے۔ یہ اس صداقت کی پہلی کڑی ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل نمودار ہوتی تھی۔ اور اب پھر چار ہزار زمانہ میں نمودار ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ۔

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

یعنی آپ کو پانے والا اور آپ کو ماننے والا شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں شامل ہے۔ اور آپ کے ماننے والوں سے خدا تعالےٰ وہی سلوک کریگا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ سے اس نے کیا۔ اور وہ سلوک یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں سے خلفا کو چنا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ احمدیہ جماعت میں سے خلفا چنتا رہیگا۔ یہ صداقت کی دوسری کڑی ہے۔ اور جب تک خدا چاہے جاری رہیگی اور اس کا وعدہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل دیا گیا تھا۔

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ "دعا فرمائیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔ (فتح اسلام) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی صاحب کو لکھا کہ "آپ کے لئے میرے دل و جان سے دعائیں نکلتی ہیں۔ (مکتوبات جلد پنجم ص۴۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی صاحب کے لئے یہ دعا بھی فرمائی۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ صدیق بنائے۔ آپ کی دعا اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ اور آپ نے حضرت مولوی صاحب کو اپنی زندگی میں ہی صدیق کے لقب سے یاد کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھتے ہیں۔" اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا"۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۳۷ پر لکھتے ہیں۔ "خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے۔ کہ جب حضرت صاحب آخری سفر لاہور تشریف لے جانے لگے۔ تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے۔ دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں۔ اور میں ابوبکر ہوں۔ دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم صاحبہ سے حضرت صاحب نے پوچھا۔ کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں۔ کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے۔ اور اس سے یہ مراد تھی۔ کہ حضرت صاحب کا وقت آن پہنچا ہے۔ اور یہ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہوں گے نیز خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اس وقت ہمشیرہ مبارکہ بیگم کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت صاحب اس سفر پر تشریف لے جاتے ہوئے بہت متامل تھے۔ کیونکہ حضور کو یہ احساس ہو چکا تھا۔ کہ اسی سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے"۔

کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا ہے۔ اور آپ کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کا وجود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوئی۔ اس وقت جماعت ایک یتیم کی طرح رہ گئی۔ مگر وہ خدا تعالےٰ جس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مومنین کی جماعت میں سے خلفاء چنتا رہیگا۔ اس نے اپنے فضل سے اپنے وعدہ کو پورا کرکے دکھا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ تو اس نے ہمیں صدیق عطا فرمایا۔ اور جب صدیق فوت ہوا۔ تو اس نے اپنے فضل سے ہمیں عمر عطا فرمایا۔ کیا یہ محض اتفاق تھا۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی ایک تقدیر تھی۔ اور ایسی تقدیر جسے کوئی ہمیں ٹلانے والا نہ تھا۔ کون ہے۔ جو خدا کے کام کو روک سکے۔

خاکسار عبد المجید آصف

حدیث القرطاس

پھر یہ طعن دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رد کا دٹ ڈالی۔ اور کلام رسولؐ بمطابق او ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ وحی الہٰی ہوتا ہے۔ گویا وحی الہٰی کو رد کیا۔ اور وحی الہٰی کو رد کرنے والا کافر ہوتا ہے لقولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الکافرون

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اگر کوئی خارجی اسی آیت کو دلیل بناتے ہوئے حضرت علیؓ کے متعلق بھی یہی کہے۔ کہ چونکہ جناب امیر نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے احکام کو رد کیا۔ لہذا وہ بھی کافر ہوئے۔ اس کا کیا جواب دوگے؟

(۱) حدیبیہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو لفظ "رسول اللہ" مٹانے کے لئے کہا۔ لیکن حضرت علیؓ جواب دیتے ہیں۔ قال علی لا واللہ لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللہ صلعم الکتاب (بخاری جزء ثالث مصری ص۳۶)

حضرت علیؓ نے کہا خدا کی قسم میں آپ کا نام ہرگز نہیں مٹاؤنگا۔ تب آپ نے وہ تحریر حضرت علیؓ سے لے لی۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو تہجد کے لئے جگایا۔ لیکن انہوں نے ایسا کورا جواب دیا۔ کہ آپ افسوس کرتے ہوئے باہر تشریف لے آئے۔

عن الزھری قال اخبرنی علی بن حسین ان حسین بن علی اخبرہ ان علی ابن ابی طالب اخبرہ ان رسول اللہ صلعم طرقہ و فاطمۃ بنت النبی صلعم لیلۃ فقال الا تصلون فقلت یا رسول اللہ صلعم انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف حین قلنا ذلک ولم یرجع الی شیئا ثم سمعتہ وھو مولی یضرب فخذہ وھو یقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا (بخاری جزو اول ص۱۳۱)

زہری کہتے ہیں کہ مجھے علی بن حسین نے بتایا۔ انہیں حسین بن علی نے انہیں علی بن ابی طالبؓ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا اٹھو نماز پڑھو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب چاہے گا نماز کی توفیق ہمیں دے دے گا۔ (اس وقت تو ہم سے نماز نہیں پڑھی جاتی) ایسا سنکر آپ واپس تشریف لے گئے۔ اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ واپس جاتے ہوئے میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ دراں حالیکہ آپ اپنی ران پیٹ رہے تھے۔ کہ انسان بہت ہی جھگڑالو ہے"

اس سے زیادہ رد قول نبوی کا کیا ہوگا۔

(۳) جنگ تبوک کے وقت حضرت علیؓ نے آپ کے ارشاد کا معارضہ کیا۔

عن مصعب ابن سعد عن ابیہ ان رسول اللہ صلعم خرج الی تبوک واستخلف علیاً فقال اتخلفنی فی الصبیان والنساء۔ (بخاری جزو ثالث ص۵۶)

مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علیؓ کو اپنا قائمقام مدینہ میں مقرر فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کا امیر بنا چلے ہیں۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے قتل کا حکم دیا۔ اس کی تعمیل نہ کی۔

عن محمد ابن الحنیفۃ عن ابیہ امیر المومنین علی علیہ السلام انہ قال قد اکثر الناس علی ماریۃ القبطیۃ ام ابراھیم ابن النبی صلعم فی ابن عم لہا قبطی کان یزورھا ویختلف الیہا فقال النبی صلعم خذ ھذا السیف فانطلق فان وجدتہ عندھا فاقتلہ فلما اقبلت نحوہ علم انی اریدہ فاتی نخلۃ فرقی الیہا ثم رمی بنفسہ علی قفاہ وشغر برجلیہ فاذا بہ اجب امسح لیس لہ ما للرجال لا قلیل ولا کثیر قال فغمدت السیف ورجعت الی النبی صلعم فاخبرتہ فقال الحمد للہ الذی یصرف عنا الرجس اھل البیت (تفسیر صافی سورہ نور حیوۃ القلوب جلد ۲ ص۵۶۵)

محمد بن حنیفہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب لوگوں نے ام ابراہیم پر ان کے چچا زاد بھائی کے متعلق زیادہ شکوک وشبہات کا اظہار کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا۔ کہ یہ تلوار لے اور اگر اسکو ام ابراہیم کے پاس پائے تو قتل کر ڈال ابن عم حضرت علیؓ کو دیکھتے ہی تمام معاملہ بھانپ گیا۔ فوراً ایک کھجور پر چڑھ کر وہاں سے چھلانگ لگادی اور ٹانگیں اٹھادیں حضرت علیؓ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو بالکل خواجہ سرا ہے۔ اور مردوں کی علامات اس میں نہیں ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے تلوار میان میں ڈال لی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واپس آگیا آپؐ نے فرمایا الحمد للہ کہ اس نے ہمارے اہلبیت سے رجس کو دور فرمایا۔

اسی طرح اگر کوئی کور باطن عدو اسلام اسی آیت ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الکافرون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر حملہ کرے تو پھر تم کیا جواب دوگے۔ کیونکہ تمہارے ہاں سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی اسی قسم کی روایت پیش کرسکتا ہے۔

جامع الاخبار باب خلافۃ علی ص۱۳ پر لکھا ہے۔

مقام غدیر میں جب حضرت جبرائیل حکم وصایت علیؓ لے کر آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اعلان کا ارشاد باری ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کو بار بار لوٹایا اور جواباً حضرت جبرائیل کو کہا۔

یا جبرئیل ان الناس حدیث عھد بالاسلام واخشی ان یضطربوا ولا یطیعوا فعرج جبرئیل علیہ السلام الی مکانہ ونزل علیہ فی الیوم الثانی وکان رسول اللہ نازلا بغدیر وقال یا محمد یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک فقال یا جبرئیل اخشی من اصحابی ان یخالفونی فعرج جبرئیل ونزل علیہ فی الیوم الثالث وکان رسول اللہ صلعم بموضع یقال لہ غدیر۔ یعنی اے جبرائیل لوگوں کو مسلمان ہوتے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ مبادا کہ وہ مضطرب ہوں اور اطاعت نہ کریں۔ جبرائیل واپس گئے اور دوسرے دن واپس آئے آپ غدیر مقام پر رونق افروز تھے۔ آپؐ سے کہا اے محمد اے رسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک۔ آپ نے کہا اے جبرائیل مجھے صحابہ سے خوف ہے مبادا کہ وہ میری مخالفت کریں۔ جبرائیل واپس گئے اور دوسرے دن پھر آئے آپ موضع غدیر میں قیام فرما تھے۔"

غور کرو کہ اللہ تعالے کا تاکیدی فرمان ہے بار بار حضرت جبرائیل فرمان الٰہی لے کر نازل ہوتے ہیں۔ حتٰی کہ واللہ یعصمک من الناس کا پختہ وعدہ بھی دیا جاتا ہے۔ پھر بھی آپ خوف وہراس کا اظہار فرماتے ہوئے فرمان الٰہی کو لوٹا دیتے ہیں۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

حضرت عمرؓ پر ہذیان کے متعلق طعن

یہ طعن کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی طرف ہذیان کی نسبت کی الفاظ روایت سے ثابت نہیں بلکہ اُہجراً ان لوگوں کا قول ہے۔ جو خلافت حضرت علیؓ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرح اور تحریر چاہتے تھے۔ چنانچہ اسی کے آگے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا استفھموہ کہ اس کے متعلق آپؐ سے دریافت کرلو حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی تو دریافت کرنے اور شرح کرانے کے حق میں ہی نہیں تھے وہ تو یہ کہتے تھے۔ کہ آپؐ کو اس وقت تکلیف ہے جس کی وجہ سے یہ فرمارہے ہیں۔

یہ طعن کہ حضرت عمرؓ نے پیغمبر کے سامنے شور کیا۔ اور بمطابق آیت "یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون"۔ اپنے اعمال کو اکارت کرنے والے ہوئے نعوذ باللہ عجیب بے ہودگی ہے۔ شور ڈالنے میں تو سب شریک تھے۔ حضرت عمرؓ کی خصوصیت کیوں؟ روایت میں جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ وتنازعوا۔ فاختلفوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سب کے متعلق فرمایا قوموا عنی۔ پھر کیا سب کے اعمال اکارت ہوئے؟

حسبنا کتاب اللہ کہنا درست تھا

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کہ حسبنا کتاب اللہ۔ کہ اللہ کی کتاب ہمیں کافی ہے۔ موقعہ اور محل کے لحاظ سے بالکل درست تھا۔ اور عین اللہ اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق تھا۔ اس لئے کہ

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت قلم دوات نہ لانے کو برا نہ سمجھا۔ بلکہ عند النبی تنازع کو برا خیال فرمایا۔ چنانچہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ۔ اس پر دلالت کرتا ہے۔ اگر قلم دوات لا کر کچھ تحریر کرنا ضروری ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے استفسار پر ضرور حکم صادر فرماتے۔

(۲) حضرت عمرؓ کی رائے عین احکام قرآنی کے مطابق تھی۔ قرآن کریم کی ساٹھ آیات قرآن کریم کا اس صفت سے متصف ہونا بیان کر رہی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کے متعلق کوئی شخص یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ آپ قرآن کریم کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق یہ فرماتے۔ کہ وہ گمراہی سے بچانے کا ذریعہ ہے۔

حضرت عمرؓ کی شان

حضرت عمرؓ کی رائے بمقابلہ اپنے مخالفین کے اس لئے بھی درست تھی۔ کہ وہ ان سے زیادہ عالم اور صائب الرائے تھے۔ جیسا کہ (ا) بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ میں آتا ہے۔ کہ

عن الزھری قال اخبرنی حمزۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلعم قال بین انا نائم شربت یعنی اللبن حتی انظر الی الری یجری فی ظفری او فی اظفاری ثم ناولت عمر فقالوا فما اولتہ یا رسول اللہ صلعم قال العلم۔

یعنی زہری روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھے ضمرہ نے اپنے باپ سے بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں دودھ پی رہا ہوں۔ حتیٰ کہ ناخنوں تک سیر ہو گیا ہوں۔ پھر میں نے وہ دودھ عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی ہے۔ آپ ؑ نے فرمایا "علم"۔

(ب) بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ میں آتا ہے۔ قال رسول اللہ صلعم ایھا یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر بن خطاب۔ تو کیا ہی خوش قسمت ہے۔ قسم بخدا جس راستہ تم چلتے ہو۔ شیطان اس راستہ سے ہٹ جاتا ہے

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے لئے دعا فرمائی۔ قال رسول اللہ صلعم۔ اللّٰھم اعز الاسلام بعمر فقال عمر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ " (شرح نہج البلاغہ جز اول صفحہ ۲۵ تفسیر صافی سورۃ الکہف وما کنت متخذ المضلین عضدا کشکول ذکر مومنین سابق الایمان)

یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ خدایا۔ عمر سے اسلام کو شوکت دے۔ (ابد ازاں) حضرت عمرؓ نے کلمہ تشہد پڑھ لیا۔

(د) حضرت علی رضؓ نے بھی ان کے پاکباز اور راستباز ہونے کی گواہی دی۔

للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد خلف الفتنۃ واقام السنۃ ذھب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرھا وسبق شرھا ادی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکھم فی طرق متشعبۃ لا یھتدی فیھا الضال ولا یستیقن المھتدی (نہج البلاغہ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸)

اللہ فلاں کا بھلا کرے۔ کہ اس نے کجی کو درست کیا۔ اور دردوں کا علاج کیا۔ فتنے کو پیچھے چھوڑا اور سنت کو قائم کیا۔ اس دنیا سے پاکیزہ لباس ہونے کی صورت میں گیا۔ کہ اس میں کوئی عیب نہیں تھا۔ خلافت کے خیر کو اس نے پایا۔ اور شر سے پہلے ہی چل بسا۔ اللہ کی پوری پوری اطاعت کی۔ اور حقوق اللہ ادا کئے۔ چل بسا اس حال میں کہ ان کو چھوڑ دیا ایسے سنگلاخ راستہ میں کہ گم گشتہ راہ اس میں ہدایت نہیں پا سکتا۔ اور نہ ہی ہدایت یافتہ کوئی یقین حاصل کر سکتا ہے۔

شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید میں فلاں سے مراد حضرت عمر بن خطاب لئے گئے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے متعلق حضرت علیؓ کے اس قسم کے اقوال ہوتے ہوئے بھی ان کے متعلق سوءظن رکھنا انتہا درجہ کی بددیانتی ہے۔

یہ ہے وہ حدیث القرطاس جس پر شیعہ صاحبان صحابہ رضؓ کرام کی شان میں اس درجہ برافروختہ ہو جاتے ہیں۔ کہ غیظ و غضب کی سلگتی ہوئی آگ انہیں راہ سے بے راہ کر دیتی ہے۔ حالانکہ ہر عقلمند شخص ان احادیث کو پڑھ کر یہ فیصلہ کریگا۔ کہ ان میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے حضرت عمرؓ کی شان میں اس قسم کی گستاخی روا رکھی جاوے۔ بلکہ برعکس اس کے یہ احادیث حضرت عمرؓ کی قوت ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت اور کلام الٰہی اور اسلام سے سچی عقیدت کا پتہ دیتی ہیں۔

(خورشید احمد شاد واقف زندگی از لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی محلہ دار الفضل قادیان کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں۔ (۲) سید عبد الرفیق صاحب جاوا سے بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۳) ایم محمد حسین صاحب چارکوٹ بعض مقاصد میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۴) محترمہ بیگماں صاحبہ پاکپٹن عرصہ سے ایک تکلیف دہ پھوڑے سے بیمار ہیں۔ (۵) حاجی منشی محمد غازی الدین صاحب پونا سخت بیمار ہیں۔ (۶) عظیم الدین صاحب پونا کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۷) غلام محمود صاحب اڑلیہ کے والد صاحب بیمار ہیں۔ (۸) نصیر احمد صاحب کنری امتحان دے رہے ہیں (۹) حمیدہ بیگم صاحبہ سید والہ بعض مقاصد میں کامیابی کی خواہاں ہیں۔ (۱۰) بابو نذیر احمد صاحب بابو محمد یونس صاحب اور منیر احمد صاحب دہلی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۱) نصر اللہ صاحب حوالدار کلرک ایس۔ ای۔ اے سی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۲) والدہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ایبے سینیا قادیان میں بیمار ہیں۔ (۱۳) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ایبے سینیا کی اہلیہ صاحبہ مع بچگان عدیس ابابا روانہ ہوئی ہیں۔ بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کی جائے۔ (۱۴) گیانی عباد اللہ صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۵) محمد عاشق صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور ان کا بھتیجہ فضل عمر امتحان دے رہا ہے۔ (۱۶) محمد حسین صاحب کراچی کا لڑکا ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ (۱۷) محمد حنیف صاحب پکھو وٹھلوی دار الفضل قادیان زیادہ بیمار ہیں۔ اور داخل ہسپتال ہیں۔ (۱۸) عبد الرشید صاحب بھجہ ریاست جموں امتحان دے رہے ہیں۔ (۱۹) محمد اسماعیل صاحب بھجہ محکمانہ کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۲۰) برکت علی صاحب چودھریوالہ کی لڑکی عرصہ سے سخت بیمار ہے (۲۰) آفتاب احمد صاحب ابن عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ بیمار ہیں۔ (۲۱) ماسٹر محمد سعید صاحب دہلی میں بیمار ہیں۔ (۲۳) عبد الوہاب صاحب مبشر قادیان میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں (۲۴) محمد اختر صاحب ولد ڈاکٹر محمد احسان صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ امتحان دے رہے ہیں۔ (۲۵) اہلیہ صاحبہ شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات بیمار ہیں۔ (۲۶) سید اعجاز احمد صاحب طالب علم دہم کی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲۷)

جنم ساکھی بھائی بالا اور سکھ صاحبان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کے عقائد پر روشنی ڈالنے کے لئے سکھ کتب سے متعدد حوالہ جات پیش فرمائے۔ اور اس ضمن میں جنم ساکھی بھائی بالا سے بھی کثرت سے حوالہ جات دیئے۔ ہمارے سکھ دوستوں نے بجائے اس کے کہ ان حوالہ جات پر غور کرتے۔ اور حضرت بابا نانک صاحب کا صحیح مسلک سمجھنے کی کوشش کرتے اپنی کتب سے ان تمام حوالہ جات کو ایک ایک کر کے نکال دیا۔ اور اب کچھ عرصہ سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ جنم ساکھی بھائی بالا سکھوں کی کوئی مستند کتاب ہی نہیں۔

چنانچہ سردار کرم سنگھ صاحب ہسٹورین نے جنم ساکھی کے خلاف باقاعدہ مہم شروع کی اور اس مقصد کے لئے ایک کتاب "کتک کہ وساکھ" کے نام پر ۱۹۰۶ء میں تصنیف کر کے جنم ساکھی بھائی بالا کو جعلی ثابت کرنے کی پوری کوشش کی۔ بلکہ آپ نے اس سے بھی ایک قدم آگے رکھا۔ اور بھائی بالا کو ہی ایک فرضی وجود قرار دے دیا۔ سردار صاحب موصوف نے جنم ساکھی کے خلاف اس آواز کو بلند کرنے کی جو وجوہ بیان کیں ان میں سے بہت بڑی وجہ یہ ظاہر کی کہ:

"آئے دن ایسی ساکھیوں کی بناء پر غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف سے پنتھ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن پنتھ نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔"

(کتک کہ وساکھ صفحہ ۱۹)

ظاہر ہے کہ سکھوں میں جنم ساکھی بھائی بالا کی مخالفت احمدیت کے لٹریچر کے ذریعہ ہی شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ست بچن شائع فرما چکے تھے۔

جنم ساکھی کے خلاف لکھنے والے صاحبان اپنے زعم میں سکھ مذہب کی بہت بڑی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اپنے مذہب اور اتہاس سے دشمنی کر رہے ہیں اور ان کا یہ خیال سکھ مذہب کی تاریخ کا بالکل ہی صفایا کرنے والا ہے۔ کیونکہ اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ کہ جنم ساکھی بھائی بالا ایک جعلی کتاب ہے۔ تو اس سے صرف اتنا ہی ہوگا۔ کہ جنم ساکھی کے ان حوالہ جات سے جو ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ سکھ ایک طرح سے خلاصی حاصل کر لیں گے۔ لیکن اس کے یہ معنے بھی تو ہونگے کہ اس وقت تک جس قدر بھی حضرت بابا نانک صاحب کی تاریخ تیار ہوئی ہے۔ وہ سب کی سب جعلی اور بناوٹی ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار جنم ساکھی بھائی بالا پر ہی ہے۔ خود سکھ ودوان سمجھتے ہیں کہ:

"بھائی بالا کی جنم ساکھی سکھ اتہاس (تاریخ) کی سب سے پرانی اور پہلی کتاب ہے۔"

(شیر پنجاب لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء)

سکھوں کے ایک مشہور ودوان بھائی ویر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں: "(گورو انگد صاحب نے) گورو نانک صاحب کی جنم ساکھی لکھوائی۔ خواہ ہمیں وہ اصل ساکھی ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی۔ اور جو ملی ہیں ان میں کچھ شکوک بھی ہیں۔ لیکن اگر وہ اصل جو گورو انگد صاحب نے تیار کروائی تھی وجود میں نہ آتی۔ تو اس سے کی گئی نقول کی صورت میں جو کچھ بھی ہم تک حضرت بابا نانک صاحب کی تاریخ پہونچی ہے۔ اس کا پہنچنا محال ہوتا۔"

(مترجم از کلغیدھر چمتکار صفحہ ۹۲۹)

اس کے علاوہ ایک اور سکھ ودوان گیانی رن سنگھ صاحب جموں تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارے پرانے مؤرخ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے بہت تحقیق کے بعد بھائی بالے والی جنم ساکھی کے انحصار پر ہی "نانک پرکاش" تصنیف کیا۔ باوا گنیشا سنگھ صاحب بیدی نے شری گورو نانک سورج ودے گیانی گیان سنگھ صاحب نے گورو خالصہ تاریخ اور دیگر بہت سے سنتوں اور مہنتوں نے اس جنم ساکھی کی بنا پر ہی کتب تصنیف کی ہیں "گورو نانک چمتکار" میں بھی زیادہ سے زیادہ مصالحہ اسی سے ہی لیا گیا ہے۔"

(پنجاب امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ سکھ ودوانوں کے نزدیک جنم ساکھی بھائی بالا سکھ تاریخ کی سب سے پہلی کتاب ہے اگر یہ نہ ہوتی۔ تو بابا صاحب کی تاریخ بھی نہ ہوتی نیز اس وقت تک جس قدر بھی تاریخ لکھی گئی ہے۔ اس کا انحصار جنم ساکھی پر ہی ہے۔

پس اگر یہ جنم ساکھی ہمارے سکھ بھائیوں کے نزدیک جعلی اور بناوٹی ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب کی تمام تاریخ غیر مستند اور بناوٹی سمجھی جائے گی

آج سے پچاس سال قبل جبکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جنم ساکھی سے حوالہ جات پیش کئے۔ اسے سکھ قوم کی ایک خاص کتاب یقین کیا جاتا تھا۔ اور اس کو ایک خاص درجہ حاصل تھا۔ بقول سردار کرم سنگھ صاحب سکھوں میں ایسے لوگ بھی بکثرت موجود تھے۔ جو اس کو ایک الہامی کتاب کا درجہ دیتے تھے (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ صفحہ ۹۵)

سردار کرم سنگھ صاحب نے ۱۹۰۶ء میں اس جنم ساکھی کے خلاف باقاعدہ آواز بلند کی۔ اس سے قبل سکھ قوم میں جنم ساکھی کی کیا پوزیشن تھی۔ اس کے متعلق گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد کی مندرجہ ذیل تحریر کافی روشنی ڈالتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"آپ نے (یعنی سردار کرم سنگھ صاحب نے) بھائی بالا کی تمام جنم ساکھی کی چھان بین کی۔ اور جنم ساکھی کی اپنی گواہیوں سے ثابت کیا کہ یہ بالکل بناوٹی کتاب ہے۔ ان دنوں لوگوں کی بھائی بالا والی جنم ساکھی پر بہت عقیدت تھی۔ اور گوردواروں میں اس کی کتھا کا عام رواج تھا۔ سردار کرم سنگھ صاحب کا اس جنم ساکھی کو بناوٹی ظاہر کرنا بہت بہادری کا کام تھا۔"

(کتک کہ وساکھ دیباچہ صفحہ ۹)

اسی طرح گیانی گیان سنگھ صاحب نے سردار کرم سنگھ صاحب کو جنم ساکھی کے خلاف آواز بلند کرنے سے روکنے کیلئے ایک چٹھی لکھی جس میں فرمایا:

"پنتھ کی مسلمہ پراچین مروجہ کتاب کا سے رد پنتھ میں شور پیدا کرنے کا موجب ہو گا کوئی خاص فائدہ نہ ہو گا۔"

(مترجم از کتک کہ وساکھ گورمکھی صفحہ ۹)

یہ بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ آج سے پچاس سال قبل جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے حوالہ پیش فرمائے۔ اس جنم ساکھی کو ہمارے سکھ بھائیوں میں ایک خاص درجہ حاصل تھا۔ اور نہ صرف اس کو ایک مستند کتاب سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ سکھ بھائی اس کو عقیدت کی نظروں سے دیکھتے اور الہامی کتاب کا درجہ دیتے تھے۔ اسی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقدس کتب میں اس کے حوالہ جات نقل فرمائے۔

آج ہمارے سکھ دوستوں کا جنم ساکھی بھائی بالا کا صحیح سے انکار حضور کے الہام

میری فتح ہوئی

میرا غلبہ ہوا

کی ہی ایک تفسیر ہے۔ کیونکہ حضور نے جنم ساکھی کی غلطیوں کو بھی آج سے پچاس سال قبل واضح الفاظ میں آشکار فرمایا تھا۔

عبداللہ گیانی قادیان

اعلان فراہمی چندہ برائے تعمیر مسجد گورداسپور

ماہ جون ۱۹۴۱ء میں تعمیر مسجد گورداسپور کے لئے ضلع گورداسپور کی مقامی جماعتوں سے تین سال کے اندر تین ہزار روپیہ تک چندہ جمع کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک یہ رقم پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا اس میعاد کو مزید دو سال کے لئے بڑھا کر مولوی محمد منشی خان صاحب کو فراہمی چندہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے اس کار خیر میں حصہ لے کر جلدی مقررہ رقم پوری کر دیں۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ اس چندہ کا مرکز کے لازمی چندوں (چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ) اور چندہ کالج و ہال پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ یعنی یہ توفیقاً احباب سے وصول کیا جائے۔ اور نہ ان چندوں کی ادائیگی میں التواء ہو۔ نیز کوئی چندہ بلا رسید وصول نہ کیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

ہندو دھرم میں عورت سے ناانصافی

زمانہ کے ہاتھوں ستائی ہوئی بھارت ورش کی عورت اپنے ابتدائی حقوق کی حفاظت کیلئے آج انتہائی طور پر سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ کبھی وہ مردوں کو غیرت دلا کر اپنے حقوق کی حفاظت چاہتی ہیں۔ اور کبھی وہ اس مقصد کے حصول کیلئے قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتی نظر آتی ہے لیکن افسوس کہ ہر قدم پر اس کو صعوبتیں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے ہندو دہرم کا تھوڑا سا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ ہندو عورت کی موجودہ حالت ان قوانین کی وجہ سے ہے۔ جو ہندو دہرم کے شاستروں نے عورت کے متعلق وضع کئے۔ اگر کبھی حالات زمانہ کی رفتار کی وجہ سے نئی روشنی کے نوجوانوں کی غیرت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ عورتوں کے حقوق دلوانے کے لئے آواز اٹھاتے اور ان کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ یا قانون دان اصحاب ان کے حقوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو فوراً دہرم کے ٹھیکیدار ان کو اس سے اور اعلیٰ کام سے باز رکھنے کے لئے دہرم میں مداخلت کا شور مچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ اصحاب بے دست و پا ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہندو استریوں کا حقوق طلب کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ اس پر کچھ لکھوں۔ اور اپنے درد مند اور خیر اندیش دل کے ساتھ اپنے دیش کی ہندو بہنوں کو اس محسن اعظم کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا مشورہ دوں جس کا شبہ نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جن کے احسانات سے کوئی خطۂ ارض خالی نہیں۔ اور جنہوں نے قیامت تک پیدا ہونے والی انسانی نسل کے ہر طبقہ کی مشکلات کا حل پیش کر کے ایک ایسا مارگ (رستہ) بتایا ہے۔ کہ جس پر اگر بھارت کی استری جاتی (ہندوستانی عورت) چلے تو یقیناً بہت جلد ہی ترقی کے مینار پر پہنچ سکتی ہے۔ ہماری ہندو بہنیں جب آپ کی زندگی کا مطالعہ کریں گی۔ تو اُن کو معلوم ہو گا۔ کہ اس محسن اعظم نے جہاں مردوں کے حقوق کی حفاظت کے قانون بنائے ہیں۔ وہاں انہوں نے عورت کے حقوق کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ اور صاف شبدوں میں اس بات کا بھی اعلان فرما دیا۔ کہ "ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف"۔ یعنی جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں پیشتر اس کے کہ ہم ان سنہری اصول کا ذکر کریں جو ہمارے پوجیہ گرو شری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استری کے سدھار کے لئے بیان فرمائے ہیں ضروری ہے۔ کہ ان نیموں کا بھی کچھ ذکر کیا جائے۔ جن کو دہرم شاستروں نے ہندو عورتوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ تاکہ ہماری بھارتیہ بہنوں کو موازنہ کا موقع مل سکے۔

وید اور عورت

سب سے پہلے ہم وید مقدس پر وچار کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ چاروں ویدوں میں ایک بھی منتر ایسا نہیں۔ جس میں مردوں کو یہ اپدیش دیا گیا ہو۔ کہ اے مرد و عورتیں بھی ہماری اسی طرح مخلوق ہیں۔ جس طرح تم ہو۔ اور جیسے مرد ہماری بھگتی اور عبادت اور پراتھنا اپاسنا کر کے ہمارے بھگت بن سکتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی ادھیکار حق ہے۔ کہ وہ ہماری پوجا اور اُپاسنا کر کے ایشور کی بھگت بنیں۔ ہمارا چیلنج ہے۔ ویدوں میں کوئی ایک بھی ایسا منتر نہیں۔ جس نے صاف شبدوں میں اس بات کا اپدیش کیا ہو۔ اگر وید میں اس طرح کی کوئی نہ کوئی سکھشا (تعلیم) ہوتی تو مردوں کو ہرگز یہ جرأت نہ ہوتی۔ کہ وہ استری جاتی کے لئے رسوا کن نیم بنا کر پھر ان کو ویدوں کی طرف منسوب کرتے۔ اور جب کبھی عورت کی ترقی یا حقوق کا کوئی سوال اٹھتا۔ تو پنڈت اور برہمن یہ کہکر اس کی مخالفت شروع کر دیتے۔ کہ اس (شبد بادی) میں ویدوں کی رائے خلاف ہے۔ اور وہ ایسے شلوک پیش کر کے اس بات کا پرچار کرتے کہ इसम शुद्रा नाघव यवाप् ?? یعنی عورت اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار (حق) نہیں ہے۔ یہ وید مقدس کا حکم ہے۔ پنڈتوں کو اس سدھانت کے پرچار کا اس لئے موقع مل گیا کہ چاروں ویدوں میں کوئی ایک بھی منتر ایسا نہیں۔ جس میں اس بات کی اجازت ہو عورتیں بھی مردوں کی طرح وید پڑھ اور سن سکتی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ وید مقدس نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی۔ جس سے عورتوں کا سدھار ہو سکے۔ ہندو عورت ہمیشہ کے لئے اپنے باپ کی جائداد سے محروم کر دی گئی کیونکہ وید میں کوئی ایک بھی منتر ایسا نہیں۔ جس میں لکھا ہو۔ کہ لڑکی کا بھی اپنے باپ کی جائداد میں حصہ ہے۔ پھر کسی عورت کا خاوند بیمار رہتا ہو۔ یا اس کے کھلانے اور پہننے کا پربندھ (انتظام) نہ کر سکتا ہو۔ اور اس کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بناتا ہو۔ تو اس کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اس سے علیحدہ ہو سکے پھر وید نے عورت کو ہرگز یہ حق نہیں دیا کہ اگر خدا نخواستہ کسی ہندو دیوی کے خاوند کا دیہانت (موت) ہو جائے۔ تو وہ دوسری شادی کر سکے۔ الغرض استری جاتی کے حق میں کوئی بات بھی تو وید میں نہیں پائی جاتی۔ اگر اجمالی طور پر بھی کوئی بات ہوتی تو ہمیں پورن آشا ہے کہ ہندو دہرم میں استری جاتی کی یہ درگتی (توہین) نہ ہوتی۔ اور [illegible]

باہر نکل کے دیکھو!

بالکل اسی عنوان سے ایک مضمون پروفیسر سید عبد القادر صاحب نے لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے اہل وطن اور خصوصاً مسلمانوں کو سیر و سیاحت کی طرف بہت کچھ تحریص دلائی بہت کچھ کامیابی کی توقع ظاہر کی ہے۔ بیشک سیر و سیاحت بھی اپنی ذات میں بالحقیقت مفید اور ضروری امر ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اسلام کے اقتصادی نظام والے لیکچر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے روسیوں کے ناقص نظام کے وجوہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ سیر و سیاحت انسان میں ایک فطرتی جذبہ ہے۔ جس سے وہ معلوم کر سکتا ہے کہ یہ اس زندگی کی دوڑ میں دوسری اقوام سے پیچھے تو نہیں۔ اور سیر و سیاحت ملک کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ لیکن میرا مقصد اسوقت تبلیغ اسلام کی خاطر باہر نکلنے کیلئے تحریک کرنا ہے۔

یہ بات تو ہم سب احمدیوں پر واضح ہے کہ اسی زمانہ میں تبلیغ ہی اسلام کی ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بے دلی اور بیکسی پر نظر رحمت فرماتے ہوئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

بے کسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ روحانی تلوار دلائل اور براہین کی عطا فرمائی ہے۔ جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی تلوار نہیں کر سکتی۔ تمام مذاہب باطلہ اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔ اور یہ ایسا روحانی ہتھیار ہے۔ جس سے ایک ایک احمدی ہزارہا بلکہ کروڑہا مخالفین اکیلے مقابلہ کر سکتا ہے۔ ہمارا ایک ایک احمدی مبلغ ایک بڑی فوج کی مانند ہے۔ جو اپنے علاقہ میں اسلام کی صداقت اور برتری مردانہ وار پیش کر رہا ہے۔ اور سعادت مند روحیں اس کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ مگر اکیلا آدمی ہر ایک کے پاس نہیں جا سکتا اور ابھی سینکڑوں علاقے ایسے پڑے ہیں۔ جہاں ہمارا کوئی ایک احمدی مبلغ بھی نہیں ہے۔

پس میں نوجوانوں کی خدمت میں اپیل کرونگا۔ کہ وہ اُٹھیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کی آواز پر اپنے آپ کو اس سعادت مندی کیلئے پیش کریں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کریں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ ہمارا یہ مغربی افریقہ کا سفر پورٹ سوڈان سے صحرا کے راستہ مشکل ترین سفر شمار ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جس سفر کو ایک کمزور اور بیمار عورت اور ایک دس بارہ سال کا بچہ آسانی سے طے کر سکتے ہیں۔ وہ نوجوانوں کیلئے بہت ہی آسان ہے۔ مگر یہ نہ خیال فرمائیے۔ کہ اس سفر میں کوئی تکلیف اور مشکلات نہیں ہیں اور بے حد ہیں۔ مگر ہمارے لئے نہیں۔ اور ہم نے اس سفر میں ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اپنے شامل حال دیکھی۔ اور حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کے غیر معمولی نتائج نظر آئے۔ پس احمدی نوجوانوں کو کوئی سفر بھی مشکل نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور جس طرف جانے کا حکم ہو۔ مردانہ وار چل پڑنا چاہیئے۔ خاکسار محمد افضل قریشی واقف زندگی مقیم نائیجیریا

کمیونسٹوں اور بہائیوں کے متعلق چند سوالات

انبیاء علیہم السلام ضرورت زمانہ کے مطابق بعض صفات الٰہیہ کے مظہر ہوتے رہے ہیں۔ مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہیہ کے کامل مظہر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت اقدس سیدنا ومولینا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کثیر التعداد صحابہ کرام نے اکثر صفات کا ظہور بذات خود مشاہدہ کیا ہے۔ فتح اور غلبہ ہر نبی کو ملا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ سے اس کا خاص تعلق ہے۔ چنانچہ ساٹھ سال کے قلیل عرصہ میں کئی مرتبہ معاندین کی ظاہری فتح کے نشہ میں جھوٹی خوشی کے بعد احمدیت کو نمایاں فتح نصیب ہو چکی ہے۔ جیسا کہ لیکھرام پشاوری کے قتل کے وقت المصلح الموعود کی پیدائش کے وقت۔ ہنری کلارک کے خون کے مقدمہ کے وقت۔ اور پھر حضرت اقدس امیر المومنین کے زمانہ میں کانگرس۔ خلافت۔ خاکسار اور احرار کی تحریکوں کے حق بذیل

اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کفار سے لوگ نکل نکل کر مسلمانوں میں شامل ہو رہے ہیں اور اس طرح ان کی طاقت کم ہو رہی ہے۔ اور مسلمان [illegible] ... مگر ان بے وقوفوں کا خیال یہی ہے۔ کہ وہ غالب ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے اس رنگ میں ہمارا غلبہ تقریباً تمام دنیا میں ہو چکا ہے۔ مگر پیارے بھائیو! کیا اس پر ہم کو خوش ہو کر بیٹھ جانا چاہیئے۔ نہیں بلکہ یہ ہماری ذمہ واریوں کو بڑھانے اور کام کی رفتار کو تیز کرنے کے واسطے ایک بگل ہے تا وہ فتح اور وہ غلبہ جس کا وعدہ ہے اور جس کے بعد پھر کفر سر نہ اٹھا سکے ہمیں نصیب ہو۔ اور یہ ہمارے لئے مقدر ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ خود یہ چاہتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس میں اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی۔ اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اور اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا خود چاہتا ہے"۔ (فتح اسلام)

پیارے بھائیو۔ ہم نماز پڑھ کر۔ روزہ رکھ کر اور دعائیں کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے فرائض ادا کر لئے۔ مگر جس انسان کی مطابعت اور پیروی کا ہم کو دعوےٰ ہے۔ جس کے ماننے اور حکموں پر چلنے کو ہم فخر سمجھتے ہیں وہ فرماتے ہیں :۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر پرستش کیا بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے۔ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے۔ جس کو خدا کی محبت اس درجہ اپنی طرف کھینچے۔ کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے"۔ (حقیقۃ الوحی)

خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے بندوں پر شفقت لازم ملزوم ہیں۔ اگر ہم خدا کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے۔ اور اسے صراط مستقیم پر چلا کر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت نہیں پیش کرتے۔ تو ہم سخت خطرہ کے مقام پر ہیں۔ کہ جس سے اپنے آپ کو محفوظ نہ کرنا مقصد زندگی سے تغافل اور روحانی موت ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"تم خدا کی رضا کو پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر خدا کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ جب تم وہ تلخی اٹھاؤ گے تو پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے"

(الوصیت)

جس طرح نہر کے پانی کی رفتار تیز کرنے کے واسطے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ٹھوکریں ہوتی ہیں۔ بعینہ وہ رحیم وکریم ہم سستوں کی رفتار کو تیز کرنے کے واسطے کسی نہ کسی رنگ کی ٹھوکر بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اس وقت کمیونزم منہ کھولے ہوئے اژدہا کی طرح اور بہائیت دیمک کی طرح مخلوق خدا پر حملہ آور ہو کر ہمارے واسطے ایک ٹھوکر ہے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی رفتار تیز کر دیں اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں تن من دھن سے لگ جائیں۔

تمام لوگوں سے عموماً۔ اور بہائیوں اور کمیونسٹوں سے خصوصاً گفتگو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف ان کے سوالوں اور اعتراضوں کے جواب دینے میں ہی لگے نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ان پر بھی سوالات کرنے چاہئیں۔ لیکن نرمی اور ہمدردی کے پیرایہ میں۔ ذیل میں بعض سوالات بطور نمونہ لکھتا ہوں۔ جو مختلف مذاہب کے لوگوں سے گفتگو کرتے وقت بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

(۱) انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

(۲) وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے کسی شے کا وجود ثابت کیا جا سکتا ہے؟

(۳) کیا صرف دعویٰ ہی ماننے کے قابل ہو سکتا ہے یا اس کے ساتھ دلیل کی بھی ضرورت ہے؟

(۴) کیا اسلام کے سوا کوئی مذہب مکالمۂ الٰہیہ کا مدعی ہے؟

(۵) دلائل سے منوانا بہتر ہے یا جبر وتشدد سے؟

(۶) مجرب چیز کا استعمال بہتر ہے یا نئی اور غیر آزمودہ کا؟

(۷) شخصی آزادی ضروری ہے یا نہیں؟

(۸) کیا اپنے خیالات کا چھپانا بزدلی نہیں؟

(۹) کیا نیچے گرنے کے واسطے طاقت کی ضرورت ہے یا اوپر جانے کے واسطے؟

(۱۰) کیا رو میں بہہ جانا آسان ہے۔ یا مخالف طرف لے جانا؟

(۱۱) کیا کارل مارکس کے اصول بائبل میں تبدیلیوں کے آپ قائل ہیں؟

(۱۲) کیا حکومت کا تمام املاک اپنے قبضہ میں کر لینا بدترین سرمایہ داری نہیں؟

(۱۳) سرمایہ داری کی تعریف کیا ہے؟

(۱۴) کیا وہ آدمی زیادہ محنت اور جانفشانی سے کام کریگا۔ جس کو کسی انعام کے ملنے کی یا زیادہ مزدوری ملنے کی توقع ہو یا جس کو مقررہ مزدوری کی؟

(۱۵) کیا موت کے بعد زندگی کا قائل زیادہ قربانی کرے گا یا دوسرا؟

(۱۶) کیا ایک طبقہ کو دبا کر۔ اور دوسرے کو ابھار کر حکومت کرنا بہتر ہے۔ یا دونوں کو قائل کر کے ساتھ ملانا؟

(۱۷) کیا ایکسچینج سب سے بڑھ کر لوٹنے کا ذریعہ نہیں؟

(۱۸) بنک۔ بیمے اور سود سرمایہ داری نہیں؟

(۱۹) اگر مارکس کے قوانین میں غلطیاں ہو گئی ہیں تو دوسرے کے قوانین میں کیوں نہ ہوں گی؟

نوٹ :۔ اگر کسی دوست کو کسی سوال میں تردد ہو یا اس کی تشریح چاہیں تو بندہ سے بھی لکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔

خواجہ محمد اسمٰعیل [illegible] ایم۔ اے

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا داخلہ

مدرسہ احمدیہ میں اینگلو ورنیکلر مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ امسال پہلی جماعت کا داخلہ ۵ اپریل ۱۹۴۶ء سے شروع ہوگا۔ احباب اپنے مڈل پاس بچوں کو اس دینی درسگاہ میں داخلہ کے لئے بروقت ضرور بھجوا دیں۔ ضروری کوائف خط وکتابت کے ذریعہ معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

سیکرٹری صاحبان تبلیغ سندھ کی اطلاع کیلئے

موصولہ رپورٹوں میں سے بعض خانہ پری کے لحاظ سے نامکمل ہوتی ہیں۔ جن کے متعلق سیکرٹری صاحبان تبلیغ متعلقہ کو ہمیشہ توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن یہ نقص ابھی تک دور نہیں ہوا۔ چنانچہ ماہ دسمبر کی ایسی رپورٹیں جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نامکمل ہونے کے اعتراض کے ساتھ واپس فرما دی ہیں۔ اور ہدایت فرمائی ہے۔ کہ فارم جو کہ تبلیغی ضروریات کو مدنظر رکھ کر غور وخوض کے بعد تجویز کئے گئے ہیں۔ تبلیغ کا کام ان کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور ہر خانہ کی مطلوبہ رپورٹ مکمل طور پر درج کی جانی چاہیئے۔ امید ہے کہ سیکرٹری صاحبان رپورٹ فارم کے مطالبات کے مطابق تبلیغی کام کریں گے۔ اور فارم کا کوئی خانہ خالی یا ادھورا نہیں چھوڑیں گے

خاکسار احمد الدین۔ پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ

برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنیوالے ہندوستانی طلباء کیلئے سہولتیں

طلباء کی رہائش کے لئے نئے ہوسٹل

ہندوستان کے ہائی کمشنر متعینہ لنڈن سر سیموئیل رنگاناتھن نے انٹرنیشنل لینگوایج کلب (مختلف ممالک کی زبانوں کی کلب) کرائیڈن کے سالانہ ڈنر کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کی تعداد پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ۱۸۸۴ء اور ۱۸۹۴ء میں جہاں ہندوستانی طلباء کی تعداد علی الترتیب ۱۶۰ اور ۳۰۰ تھی وہاں جنگ سے قبل آرٹ۔ سائنس۔ انجینئرنگ اور طب وغیرہ میں مزید تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے ہندوستانی طالبعلم دو ہزار کے لگ بھگ تھے۔ ۳۸-۱۹۳۷ء کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ غیر ممالک کے جس قدر طلباء جو خواہ پورے وقت کے ہوں۔ یا وہ کچھ وقت تعلیم میں صرف کرتے ہوں برطانیہ میں تعلیم پانے کے لئے آئے ہیں۔ ان میں ہندوستانی طلباء کی تعداد کل تعداد کے نصف اور ایک تہائی کے درمیان ہے۔

سر سیموئیل نے تقریر کے شروع میں کلب کے اغراض و مقاصد کی تعریف کی۔ اور اس کے پیٹرن مسٹر ڈرسکال کو ان کی ہمت اور مستعدی کی داد دی۔ یہ کلب اس غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ کہ سمندر پار سے آنیوالے طلباء کے درمیان جو خواہ سلطنت برطانیہ سے آئے ہوں یا دوسرے غیر ممالک سے دوستی۔ اتفاق اور اخوت کے جذبات کو ترقی دی جائے۔ سر سیموئیل نے کلب کے مالک کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بہت سے ہندوستانی طلباء کے لئے جب کہ وہ اچانک اور غیر متوقع طور پر انگلستان آ گئے تھے۔ رہائش کا انتظام کیا

فنی تربیت

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر سیموئیل نے کہا کہ جنگ کے دوران میں ہندوستان سے آنیوالے نئے طلباء کی تعداد بہت گھٹ گئی۔ لیکن جنگ کے خاتمہ پر ان کی آمد پھر شروع ہو گئی اور موجودہ تعلیمی سال میں تو ان کی بہت ہی بھرمار رہی ہے۔ چنانچہ ان بہت سے پرائیویٹ طلباء کے علاوہ جنہیں جنگ کے دوران میں یہاں آنے سے روک دیا گیا تھا۔ بہت سے طلباء ایسے ہیں جنہیں حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں اور ہندوستانی ریاستوں سے مل کر بعد جنگ کی تعمیر جدید اور ترقی کی اسکیموں کے سلسلہ میں یہاں بھجوا رہی ہے حکومت کی غرض اس سے یہ ہے کہ ہندوستان کی صنعتی اور فنی ترقی کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی ایک کافی تعداد مہیا کی جائے۔ حکومت کی یہ اسکیم بہت اچھی ہے۔ اور اس کے مقاصد قابل تعریف ہیں۔

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس اسکیم کو جاری کرنے میں کچھ جلد بازی سے کام لیا گیا ہے۔ اور ایسا کرنا حالات کے لحاظ سے شاید ناگزیر بھی تھا۔ بلکہ اس اسکیم کی کامیابی کے امکانات بہت زیادہ روشن ہوتے اگر میرے شعبہ تعلیم کی وساطت سے برطانیہ کی یونیورسٹی اور کالجوں کے اعلےٰ افسروں سے پورا پورا مشورہ کر لیا جاتا۔ بہرحال جس طرح بن پڑے ہمیں موجودہ صورت حالات سے نپٹنا ہو۔ چنانچہ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ان شدید اور گوناگون مشکلات کے باوجود اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

برطانوی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں طلباء کی پہلے ہی شدید بھرمار ہے۔ اور ان میں داخلہ کے لئے مسلح فوجوں سے سبکدوش ہونے والے مردوں اور عورتوں کی درخواستیں دھڑا دھڑ آ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دفتر نوآبادیات۔ برطانوی کونسل و مستعمرات اور دوسری ساتھی حکومتیں بھی اپنے طلباء کے داخلہ پر زور دے رہی ہیں۔ برطانیہ کے ایک سب سے بڑے فنی کالج نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ صنعتی کیمیا (جس میں کیمیکل انجینئرنگ شامل ہے) پارچہ بافی کی کیمیا پارچہ بافی کی صنعتوں اور میکینکل الیکٹریکل اور میونسپل انجینئرنگ کے شعبوں میں کسی مزید طالبعلم کی گنجائش نہیں۔ اور ان بہت سے شعبوں میں دو سال تک کوئی طالب علم نہیں لیا جا سکے گا۔

۷۰۰ ہندوستانی طلباء کا داخلہ

سر سیموئیل نے اپنے شعبہ تعلیم کی مساعی کے ضمن میں کہا کہ کل تیرہ سو درخواست کنندوں میں سے سات سو کے داخلہ کا انتظام کیا گیا۔ جن میں پچاس خواتین ہیں۔ ان میں ۳۲۰ طلباء ایسے ہیں جو حکومت کے وظائف پر آئے ہیں۔ اور ان کے کثیر تعداد بی۔ اے کے بعد کے نصابوں اور تحقیقات کے شعبوں میں داخل کئے گئے ہیں۔

ہندوستانی طلباء کیلئے ہوسٹلوں کا انتظام

تقریر کے دوران میں سر سیموئیل نے رہائشی مکانات کی قلت کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ لنڈن یونیورسٹی کے مشورہ اور حکومت ہند کی منظوری سے ہندوستانی طلباء کے لئے لنڈن میں ایک ہوسٹل کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح انڈین سٹوڈنٹس ہوسٹل کی ہاؤس منیجنگ کمیٹی نے لنڈن یونیورسٹی سے مل کر دو مکانوں کا انتظام کیا ہے۔ انکا پہلا ہوسٹل ۱۹۴۰ء میں بمباری سے تباہ ہو گیا تھا۔

ایڈنبرا میں بھی رہائش کی مشکلات ہیں۔ چنانچہ وہاں بھی ایڈنبرا یونیورسٹی کے مشورہ اور حکومت ہند کی منظوری سے ایک کٹ دو مکان خرید لیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں میں جہاں یونیورسٹیاں ہیں رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے متعلقہ حکام سے نامہ و پیام کیا جا رہا ہے

تقریر کے آخر میں سر سیموئیل نے کہا کہ ہندوستانی طلباء کے متعلق ہندوستان میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن طلباء کے والدین اور سرپرستوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ صورت حالات اتنی بری نہیں ہے۔ جتنی کہ وہ سمجھتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندوستانی طلباء کو دوسرے سب لوگوں کے ساتھ بعض زحمتیں اور تکلیفیں جھیلنا پڑ رہی ہیں۔ تاہم وہ بخوشی اپنے تعلیمی اور تربیتی نصابوں کو شروع کر رہے ہیں۔ میں پھر اس کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس اسکیم کی اہمیت یہاں بھی اسی طرح محسوس کی جا رہی ہے جس طرح کہ ہندوستان میں۔ ہم اس امر کی پوری کوشش کرینگے کہ اس اسکیم کا حقیقی مقصد کامیابی کے ساتھ حاصل ہو سکے ہندوستان کی مادی اور ثقافتی ترقی ہمارے ان نوجوان ہم وطنوں کی محنت سے کافی فائدہ حاصل کرے گی جو یہاں اپنے آئندہ فرائض کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح اور تیار کر رہے ہیں۔ جن سے انہیں اپنی واپسی پر دوچار ہونا پڑے گا۔

روس میں امیر اور غریب کا امتیاز

۱۔ مارکس نے اقتصادی مساوات کے قیام کے لئے جو ذرائع تجویز کئے انہیں سے ایک یہ تھا کہ "ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق اشیاء مہیا کی جائیں" (ریچ زائن ص ۱۸۲) بجائے اس کے کہ سٹالن یہ اصول بتاتا کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ اس نے ۱۹۳۱ء میں یہ اصول بنایا "کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق نہ دیا جائے بلکہ اتنا دیا جائے جتنا وہ کام کرے۔" اس فقرہ نے کمیونزم کا خاتمہ کر دیا۔

۲۔ روس میں ایک بڑی فیکٹری کا منیجر ایک عام مزدور سے پچیس گنا زیادہ تنخواہ پاتا ہے۔ اور وہ چودہ کمروں والے مکان میں رہتا ہے۔ حالانکہ ۱۹۱۷ء میں لینن نے اعلان کیا تھا۔ کہ بڑے سے بڑے افسروں کی تنخواہیں بھی ایک اچھے مزدور کی اوسط تنخواہ سے بڑھنی نہیں چاہئیں (ریڈرز ڈائجسٹ اپریل ۱۹۴۶ء)

۳۔ روس میں امیر آدمیوں سے زیادہ ٹیکس وصول کر کے ان کی سرمایہ داری مٹائی نہیں جاتی۔ انکم ٹیکس کی بڑی سے بڑی شرح دس فیصدی ہے۔ جن امراء کو مخصوص اعزازی خطاب اور میڈل ملتے ہیں۔ وہ ٹیکسوں سے بچ جاتے ہیں۔

۴۔ ایک قابل فیکٹری کے منیجر کو ایک لاکھ پچاس ہزار روبل بونس ملتا ہے۔ مگر ایک ناقابل منیجر کو جیل خانہ میں بھیج دیا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ روس میں "روسی کروڑپتیوں" کی ایک جماعت ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ روس میں کروڑوں وہ بھی ہیں جو کہ بہت ہی غریب ہیں۔ یہ واقعات ہمارے ملکوں میں عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں۔ ابھی تک عوام غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ

اعلان ضروری

عزیزی مولوی جلال الدین صاحب ڈسکوی کے متعلق بندہ کو شدید تشویش لاحق ہے۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ کو اُن کی ضرورت بھی ہے۔ اگر کسی دوست کو مولوی صاحب مکرم کا حال اور پتہ معلوم ہو۔ یا اگر یہ اعلان خود مولوی صاحب مکرم کے مطالعہ سے گذرے۔ تو بندہ کو پتہ ذیل پر آگاہ فرمائیں۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ انشاء اللہ العزیز مولوی صاحب کی مناسب قدر کرے گی۔

(احمد شکر اللہ خان عزیز۔ امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

تصحیح

الفضل ۵۵ ۴۶ میں عبد الحمید سعید ولد محمد عبد القادر صاحب کی جو وصیت شائع ہوئی ہے اُسکا نمبر ۹۲۸۵ چھپا ہے غلط ہے۔ ان کا صحیح نمبر ۹۲۸۰ ہے اور اسیطرح سید سعید احمد ولد سید لال شاہ کی وصیت کا نمبر ۹۲۷۰ شائع ہوا ہے جو غلط ہے۔ صحیح ۹۲۷۸ ہے۔

بجلی کے پنکھے

اب موسم گرما کی آمد آمد ہے اور آپ اپنے بجلی کے پنکھے درست اور اوورہال کرانے کیلئے فکرمند ہوں گے۔ آپ کی اطلاع کے لئے واضح ہو کہ ہم نے اپنے کارخانہ میں بجلی کا جملہ کام نہائت اعلیٰ پیمانہ پر کرنے کے لئے ایک بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا ہے جس میں بجلی کے پنکھوں کی اوورہالنگ نئے لیش اور ڈیوائنڈنگ کی گراریاں ڈالنے اور دیگر مرمت کا خاص انتظام ہے۔ بجلی سے متعلق جملہ امور کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں:۔ المشتہر

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

اکسیر ذیابیطس

اگر آپکو دوام پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں اور تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکا استعمال انشاء اللہ قطعی جڑ سے ذیابیطس کو دفع کر دے گی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود شاہد ہو جائیگا۔ قیمت چار روپے للعہ

نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا انتہائیت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے عام مشتہرین کیطرح لوٹنے کا نہیں۔

پتہ: مولوی حکیم ثابت علی انچارج بان محمد نگر لکھنؤ

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق کیلئے نہائیت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱-۴-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔ ۲-۰-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیگی

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بیت العلاج

کے چند خاص مجربات

- سلطان المجرب ۳۰ گولی -/5 — مقوی اعضائے رئیسہ۔ مقوی اعصاب صحت اور طاقت کا حقیقی محافظ
- آرام تیل ایک اونس -/۶/۱ — نمونیہ۔ جوڑوں کے درد پھوڑے پھنسی اور چوٹ کے لئے اکسیر
- علاج اٹھرا مکمل کورس -/۱۵ — اٹھرا کے لئے اسی برس کا مجرب۔ کمزور دبلے پتلے اور ناتواں بچوں کیلئے
- جوہر اکسیر بہشتی -/۵ — انسانی جسم کے بگڑے ہوئے نظام کو درست کرنے والی
- سرمہ نور الابصار فی تولہ -/3 — مقوی بصر۔ ککرے۔ جلن۔ اور خارش چشم کے لئے مفید
- قرص بواسیر یکصد -/-/۲ — خونی و بادی بواسیر کیلئے یکساں مفید دائمی قبض کی دافع
- ہاضوم یکصد -/۸/۱ — آلات ہضم کو درست کر کے بھوک خوب لگاتی اور مقوی معدہ ہے

بیت العلاج قادیان

زدجام عشق

یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے۔ جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کاتیل ہیں۔ عام طور پر دوکاندار یہ گولیاں کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران سے تیار کرتے ہیں۔ آپ خریدتے وقت اس امر کا خیال رکھیں۔ اور معلوم کریں۔ کہ اس میں کونسی کستوری اور زعفران ڈالا گیا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں تبتی کستوری اور ایرانی زعفران سے مرکب ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران بھی فوائد رکھتے ہیں۔ لیکن جو خوبیاں اور اوصاف تبتی کستوری اور ایرانی زعفران میں ہیں۔ اول الذکر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کو موثر بنانے کے لئے بعض ایسے دقت طلب امور ہیں جن سے عام دوکاندار عموماً گریز کرتے ہیں۔ زدجام عشق کے متعلق بکثرت فرمائشیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ابھی ابھی برما سے دو صد گولی کا آرڈر موصول ہوا ہے۔

زدجام عشق قوت اور پٹھوں کی طاقت کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ صرف چند دن کا استعمال آپکو ہمارے اس دعویٰ کی صداقت کا قائل کر دیگا قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں:۔

طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ آج مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے وائسرائے ہند لارڈ ویول سے ملاقات کی۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ ۱۹۳۵ء کے بعد پہلی دفعہ کانگرس مرکزی اسمبلی میں فنانس بل کو نامنظور نہیں کرے گی۔ کانگرسی سرمایہ دار زائد منافع پر ٹیکس کے خاتمہ کے اعلان پر بہت خوش ہیں۔ کانگرس پارٹی فنانس ممبر پر زور دے گی۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت ۲ پیسے کر دی جائے۔

بیت المقدس ۱۲ مارچ: فلسطین کے مشہور عرب لیڈر ایم جمال الحسینی نے آج انگلو امریکن انکوائری کمشن کے سامنے یہ مطالبات پیش کئے ہیں:۔ (۱) اپنے ملک میں عربوں کی مکمل آزادی کا حق تسلیم کیا جائے۔ (۲) صیہونیوں کے سیاسی مقاصد کی حمایت نہ کی جائے۔ (۳) انتداب فلسطین کا خاتمہ کیا جائے۔ (۴) فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ فوراً بند کیا جائے۔

کراچی ۱۲ مارچ۔ آج سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ نے اسمبلی کے سامنے ۴۷-۱۹۴۶ء کے لئے کامیاب بجٹ پیش کیا ہے۔ ۴۷-۱۹۴۶ء میں ۳۱۶۰۰۰ کی بچت رہے گی۔ ۴۶-۱۹۴۵ء میں ۲۲۹۰۰۰ روپے کی بچت ہوئی تھی۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ پراونشل گورنمنٹ کے تمام ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل میں اصلاح کی گئی ہے۔ اور تنخواہوں میں زیادتی اپریل ۱۹۴۴ء سے منظور کی گئی ہے۔ اس پر حکومت ۶۰ لاکھ روپیہ صرف کرے گی۔

بٹاویہ ۱۲ مارچ۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار نے اپنے کابینہ کی توسیع کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود وزیر اعظم ہونے کے علاوہ وزیر خارجہ بھی ہونگے۔

راولپنڈی ۱۲ مارچ۔ آج سکھ دیوان میں تقریر کرتے ہوئے گیانی کرتار سنگھ ایم۔ ایل اے نے اعلان کیا۔ کہ مولانا آزاد کے مشورے کے بعد پنجاب کے کانگرسی لیڈر اکالی پارٹی کو عملی طور پر سکھوں کی نمائندہ جماعت تسلیم کر چکے ہیں۔ ملک خضر حیات سے یہ وعدہ لیا جا چکا ہے۔ کہ کابینہ میں توسیع کے وقت تمام وزراء پرائیویٹ سکرٹری اور پارلیمنٹری سکرٹری اکالی پارٹی کے ہی ہوں گے۔ اور کانگرسی ڈپٹی سپیکر کے مقابلے میں بھی اکالی پارٹی کو ایک اور عہدہ دیا جائے گا۔ آپ نے اعتراف کیا۔ کہ لیگ کولیشن کی صورت میں سکھوں کو زیادہ مراعات حاصل ہو سکتی تھی۔ لیکن پاکستان کے مسئلہ پر مسلم لیگ سے مفاہمت نہ ہو سکی۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ نواب آف ممدوٹ لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب کو ایک خط لکھا ہے جس میں وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ گورنر پنجاب کو مشورہ دیں۔ کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۱۹ مارچ سے پہلے پہلے منعقد کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں پروفیسر رنگا کی ایک تحریک منظور ہو گئی۔ جس میں حکومت ہند کی اس بناء پر مذمت کی گئی تھی۔ کہ محکمہ خوراک نے خوراک کی صورت حالات پر کنٹرول کرنے میں نااہلیت کا ثبوت دیا ہے۔ پروفیسر رنگا نے تجویز پیش کی۔ کہ اناج کے ٹھیک ٹھیک نرخ مقرر کئے جائیں۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے جنوبی افریقہ سے اپنا تجارتی معاہدہ ختم کرنے کے سلسلے میں ہائی کمشنر کی وساطت سے کل رات جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کو ۳ ماہ کا نوٹس بھیج دیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ہائی کمشنر کو واپس بلانے کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ ہندوستان جنگ کے دوران میں جنوبی افریقہ کو ۹ کروڑ روپیہ کا مال درآمد کرتا تھا۔

کانپور ۱۲ مارچ۔ آج یہاں انتخابات کے سلسلے میں کانگرسیوں اور قوم پرست مسلمانوں کا اچھوت فیڈریشن کے امیدواروں کے حمایتیوں سے تصادم ہو گیا۔ پولیس نے ایک پولنگ سٹیشن کے قریب گولی چلا دی۔ ایک اور جگہ ۲ دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ چھرے گھونپنے کے چند واقعات ہوئے ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ اب تک ۲ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہو چکے ہیں۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کی نئی کابینہ کے چار وزراء میں جنہوں نے کل حلف وفاداری لیا تھا۔ عارضی طور پر حسب ذیل محکمے تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ (۱) ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم لاء اینڈ آرڈر (۲) لالہ بھیم سین سچر محکمہ مالیات (۳) سردار بلدیو سنگھ محکمہ ترقیات (۴) نواب سر مظفر علی قزلباش محکمہ مال۔

چنکنگ ۱۲ مارچ۔ روسی فوجوں کا کمانڈر ابھی تک مکڈن میں موجود ہے اور اس کے پاس کچھ فوج بھی ہے۔ پہلے یہ خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ تمام روسی فوجیں مکڈن سے ہٹائی گئی ہیں۔ مگر کمیونسٹ پھر مانچوریا میں داخل ہو رہے ہیں۔

بیروت ۱۲ مارچ۔ حکومت لبنان نے حکومت شام سے اتفاق رائے کرتے ہوئے پیرس میں مقیم اپنے نمائندوں کو ہدایات ارسال کی ہیں۔ کہ وہ شام و لبنان سے فوجیں ہٹانے کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی فوجی تجاویز کو منظور نہ کریں۔ برطانیہ اور فرانس کی تجاویز کے مطابق فرانسیسی فوج (؟) کو لبنان سے ایک سال کے عرصہ میں ہٹایا جائیگا۔

کراچی ۱۲ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی کے اجلاس میں خان بہادر غلام علی خاں تالپور کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی۔ قائم مقام صدر نے حکم دیا۔ کہ اسے ۱۵ مارچ کو زیر بحث لایا جائے۔

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ یہاں سوویٹ روس کے خلاف آٹھ سو چینیوں نے مظاہرہ کیا۔ یہ چینی جاپان میں سکونت اختیار کر چکے ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ روسی فوجیں منچوریا خالی کر دیں۔

سڈنی ۱۲ مارچ۔ آسٹریلیا میں اونی کپڑے کی تیس ملوں کا ایک سلسلہ اس غرض سے قائم کیا جا رہا ہے۔ تاکہ زمانہ قبل از جنگ کی جاپانی تجارت پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس تجویز کے محرک برطانی آسٹریلین اور ہندوستانی سرمایہ دار ہیں۔

شیلانگ ۱۲ مارچ۔ آج آسام اسمبلی کے اولین اجلاس میں کانگرسی نمائندہ مسٹر دولیشور شرٹ کو متفقہ طور پر سپیکر منتخب کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ برطانیہ کے وزیر جنگ نے دارالعوام میں بتایا۔ کہ ۱۶ فروری تک جاوا میں ۲۳۶ ہندوستانی ہلاک اور ۸۱۰ زخمی اور ۲۲۹ گم ہوئے ہیں۔ اور برطانوی فوج کے ۲۷ افراد ہلاک اور ۵۵ زخمی اور ۸ گم ہوئے ہیں۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ہندوستان میں سیاسی نظربندوں کی تعداد اگست میں دو ہزار سے کم ہو کر ۲۷۹ رہ گئی تھی۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ یہ تعداد اسی طرح گھٹتی جائے گی۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ پنجاب کی نئی اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲۱ مارچ کو منعقد ہو گا۔ اس میں ۴۷-۱۹۴۶ء کے بجٹ پر بحث ہو گی۔

شیلانگ ۱۲ مارچ۔ آج آسام اسمبلی کے اجلاس میں وزیر مالیات مسٹر وشنو رام مدہی نے دس لاکھ روپے کے منافع کا بجٹ پیش کیا۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ دنیا میں متوقع غذائی قحط کے سدباب کے لئے جو امریکی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے امریکن عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ روزانہ راشن میں ۴۰ فی صدی گندم کی کمی کر کے دیگر ممالک کی امداد کریں۔

بمبئی ۱۳ مارچ۔ آج بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ حکومت ہند نے جو غذائی کمیٹی مقرر کی ہے۔ کانگرس اس میں شامل نہیں ہو گی۔

دہلی ۱۳ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں کٹوتی کی کئی تحریکیں زیر بحث لائی گئیں۔

کراچی ۱۲ مارچ۔ سندھ کی پولیس فورس نے نوٹس دے دیا ہے۔ کہ اگر ۲۰ مارچ تک ان کی شکایات کا ازالہ نہ کیا گیا۔ تو وہ کلرکوں کے سٹاف کے ساتھ ہڑتال کر دیں گے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ پارلیمنٹ کے بیس سے زیادہ لیبر ممبروں نے ہاؤس آف کامنز میں تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں ہاؤس سے درخواست کی ہے۔ کہ مسٹر چرچل کی اس تقریر کی مذمت کی جائے۔ جو انہوں نے فولٹن کے مقام پر کی ہے۔ کیونکہ یہ تقریر دنیا کے امن کے لئے خطرناک ہے۔ ان تحریکوں میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کی یہ تجویز کہ کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے امریکہ اور برطانیہ کو فوجی اتحاد کرنا چاہیئے۔ برطانیہ امریکہ اور روس کے دوستانہ تعلقات کو نقصان پہنچانے کی اور دنیا کے امن کے لئے خطرناک ہے۔